خسرو کی پہیلیاں

مرتبہ

شاہین ظفر علوی

ہماری مفید ترین مطبوعات

حرز جاں

مولانا ظفر الملک علوی مرحوم چند آیات قرآنی کا مجموعہ جس کے روزمرہ ایکبار ورد کرنے سے جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے قیمت دو آنے ۲ر

سنہ ۱۹۰۸ء
شدہ
قائم

عورتوں کی انشاء

بیگم صفدر علی خیلو طا کا دل آویز مجموعہ۔ ہندوستانی عورت کی فطری اور طبعی رجحان کو ملحوظ رکھکر خاص مستورات کی زبان میں

قیمت:۔ ایکروپیہ آٹھ آنہ عہ

مولانا شبلی

کے بہترین انشاپرداز اردو

از سعید انصاری

قیمت۔ عمر

قواعد المنتخب

(طبع ثالث) جلال لکھنوی۔ زباندانی کے متعلق بہترین تحقیق سے لبریز کتاب۔ نئے ایڈیشن میں مولانا عبدالماجد دریابادی کے پیش لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے زباندانی سے دلچسپی رکھنے والے کتابچہ کو ضرور ملاحظہ کریں قیمت:۔ ۸ر

سفر سعادت

مشہور ادیب امیر احمد علوی کا سفرنامۂ حج۔

قیمت ۸ر

باغ فردوس

مشہور لکھنوی شاعر فردوس شاگرد میر انیس بیمثال مثنوی در بحر گلزار نسیم۔ مرزا رجب علی سرور کی فسانۂ عجائب کی رنگینی نظم میں آکر بکھر گئی ہے قیمت عہ

ملنے
کا
پتہ

بہترین غزل گو

(طبع ثالث) غلام امیر۔ میر کے بعد ذوق کو بہترین غزلگو ثابت کیا ہے مصنف کا یہ موازنہ قابل دید ہے

قیمت ۴ر

الناظر بک ایجنسی۔ لکھنؤ (ہندوستان)

۲۱۸

پہیلیاں

ظفر الملک سیریز نمبر ۱

پہیلیاں

خسرو کی پہیلیاں

پہیلیاں

* * *

پہیلیاں

پہیلیاں

مرتبہ

شاہین ظفر علوی

پہیلیاں

بہ یادگار الحاج مولانا ظفر الملک علوی مرحوم و مغفور

جملہ حقوق محفوظ

سنہ ۱۹۵۶ء

اشاعت ——— اول
تعداد ——— ایک ہزار
قیمت ——— آٹھ آنے

ناشر

ظفر بکڈپو جھوائی ٹولہ لکھنؤ

سول ایجنٹ:- الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

طابع نامی پریس لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

بُوجھ پہیلیاں

آری

ایک نار وہ دانت دنتیلی پتلی دُبلی چھیل چھبیلی
جب واتریا کو لاگے بھوک سوکھے ہرے چباوے روک
جو کوئی بتاوے واکے بلہاری خسرو کہے ورے کو آری

ایضاً

اِدھر کو آوے اُدھر کو جاوے ہر ہر پھیرے کاٹ وہ کھاوے
ٹھرہتی جس دم وہ ناری خسرو کہے ورے کو آری

ایضاً

شیام برن اور دانت انیک لچکت جیسے ناری
دونوں ہاتھ سے خسرو کھینچے اور یوں کہے تو آری

آگ کی بُڑھیا

اک بُڑھیا شیطان کی خالہ   سر ہی سفید اور مُنہ ہی کالا
لونڈوں گھیرے ہے وہ نار   لڑکے رکھیں ہیں اُس سے پیار
اچھلے کودے ناچے وہ   آگ لگے اس بُڑھبس کو

آگ

پَوَن چلت وہ دیہہ بڑھاوے   جل پیوت وہ جیو گنواوے
ہے وہ پیاری سُندر نار   نار (عورت ۱۲) نہیں پر ہے وہ نار (آگ ۱۲)

آنکھ

عین مین ہیں سیپ کی صورت۔ آنکھیں دیکھی کہتی ہیں
اَن کھاویں نا پانی پیویں دیکھے سے وہ جیتی ہیں
دَوڑ دَوڑ زمین پر دَوڑیں آسمان پر اُڑتی ہیں
ایک تماشا ہم نے دیکھا ہاتھ پاؤں نہیں رکھتی ہیں

آئینہ

فارسی بولی آئی نا　　ترکی ڈھونڈھی پائی نا
ہندی بولوں آرسی آئے　　خسرو کہے کوئی نہ بتائے

بڑی

ٹوٹی ٹوٹ کے دھوپ میں پڑی　　جوں جوں سوکھی ہوئی بڑی

چوکی

ایک نار جب بن کر آوے　　مالک کو اپنے اوپر بلاوے
ہے وہ ناری سب کے گوں کی　　خسرو نام لیے تو چونکی

چھتری

گھوم گھمیلا لہنگا پہنے ایک پاؤں سے رہے کھڑی
آٹھ ہاتھ ہیں اُس ناری کے صورت اُس کی لگے پری
سب کوئی اُس کی چاہ کریں ہیں گبر و مسلمان ہندو چھتری
خسرو نے یہ کہی پہیلی دل میں اپنے سوچ ذری

دیا

بالا تھا جب سب کو بھایا   بڑا ہوا کچھ کام نہ آیا
خسرو کہہ دیا اُس کا ناؤں   ارتھ کرو نہیں چھاڈو گاؤں

کوئلہ

ناری سے تو نر بھئی اور شیام برن بھئی سو
گلی گلی کوکت پھریں کوئی لو، کوئی لو، کوئی لو

کھاری

سرکنڈوں کے ٹھٹھہ بندھے اور بند لگے ہیں بھاری
دیکھی ہے پر چاکھی نہیں لوگ کہیں ہیں کھاری

کھائی

گھوم گھام کے آئی ہے اور میرے من کو بھائی ہے
دیکھی ہے پر چاکھی نہیں اللہ کی قسم کھائی ہے

لال

جانور ۱۲

پان پھول واکے سر ماہیں ۔ لڑیں کٹیں جب مد پر آہیں
پچّڑے کالے واکے بال ۔ بوجھ پہیلی میرے لال

لوٹا

گول مول اور چھوٹا موٹا ۔ ہر دم وہ تو زمین پہ لوٹا
خسرو کہے یہ نہیں ہے چھوٹا ۔ جو نا بوجھے عقل کا کھوٹا

ایضاً

کھڑا ابھی لوٹا پڑا ابھی لوٹا ۔ ہے بیٹھا اور کہیں ہے لوٹا
خسرو کہے سمجھ کا لوٹا

محرم

انگیا

ایک نار ہاتھی پر خاصی ۔ جنور بیٹھا بیچ خواصی
اتا پتا مت پوچھو ہم سے ۔ کچھ تو محرم ہو گی اس سے

مشک

ایک نار چرن وا کے چار۔ سیام برن صورت بدکا
۔بوجھے تو مشک ہے نہ بوجھے تو گنوار

موری

ساون بھادوں بہت چلت ہے ماگھ پوس میں تھوڑی
امیر خسرو یوں کہے تو۔ بوجھ پہیلی موری

ایضاً

اندر ہی اور باہر بہے جو دیکھے سو موری کہے

مونڈھا

۔مجھ کو آوے یہی پرکھ پیر نہ گردن مونڈھا ایک

مہال

ایک مندر کے سہسر در ہر در میں تریا کا گھر
بیچ میں وا کے امرت تال ۔بوجھ ہو اُس کی بڑی محال

مینا

ایک نار ترور سے اُتری سر پر واکے پاؤں
ایسی نار کنار کو میں نہ دیکھن جاؤں

ناخن

ہاڑ کی دیہی اُجّل رنگ   لپٹا رہے ناری کے سنگ
چوری کی ناخون ناکارہ کیا   واکا سر کیوں کاٹ لیا

ایضاً

بیسوں کا سر کاٹ لیا   چوری کی ناخون ناکارہ کیا

ناؤ

جل جل چلتا بستا گاؤں   بستی میں نا واکا ٹھاؤں
خسرو نے دیا واکا ناؤں   بوجھو ارتھ نہیں چھاڈو گاؤں

نبولی

ایک نار ترور سے اتری ماسوں جنم نہ پایو
باپ کو ناؤں جو واسے پوچھو آدھو ناؤں بتایو
آدھو ناؤں بتایو خسرو کون دیس کی بولی
واکو ناؤں جو پوچھو میں نے اپنے ناؤں نبولی

نقّارہ

نر ناری کی جوڑی دیٹھی   جب بولے تب لاگے میٹھی
اک نہائے اک تاپن ہارا   چل خسرو کر کوچ نقارہ

بِن بُوجھ پہیلیاں

آدم

بدھنا نے اِک برکھ بنایا   تریا دی اور نیم لگایا
چوک بھئی کُچھ واسے ایسی   دیس چھوڑ بھیو پردیسی

آرسی

ایک نار پیا کو بھانی   تن واکو سگرا جوں پانی
آب رکھے پر پانی نا نہہ   پیا کو راکھے ہردے مانہہ
جب پی کو وہ مُنہ دکھلادے   آپ ہی سگری پی ہو جاوے

ایضاً

جھلمل کا کنواں رتن کی کیاری   بتاؤ تو بتاؤ نہیں دونگی گاری

آری

آنا جانا اُس کا بھائے   جس گھر جائے لکڑی کھائے

آسمان

ایک تھال موتیوں سے بھرا   سب کے سر پر اوندھا دھرا
چاروں اور وہ تھالی پھرے   موتی اُس سے ایک نہ گرے

آکھ

ایک پیڑ ریتی میں ہووے   بن پانی دیئے ہرا وہ رہووے
پانی دیئے سے وہ جل جائے   آنکھ لگے اندھا ہو جائے

آگ

جا گھر لال بلیّا جائے   تا کے گھر میں دُند مچائے
لاکھن من پانی پی جائے   دھرا ڈھکا سب گھر کا کھائے

آم

ایک پرکھ جب مد پر آئے   لاکھوں ناری سنگ لپٹائے
جب وہ ناری مد پر آئے   تب وہ ناری نر کھلائے

آنکھ

آوے تو اندھیری لائے   جاوے تو وہ سُکھ لے جائے

آئینہ

کیا جانوں وہ کیسا ہے   جیسا دیکھو ویسا ہے
ارتھ تو اِس کا.بوجھے گا   مُنھ دیکھو تو سوجھے گا

ایضاً

ہاتھ میں لیجئے دیکھا کیجئے

ایضاً

سامنے آئے کر دے دو   مارا جائے نہ زخمی ہو

ابرو

سیام.برن اک ناری   ماتھے اوپر لاگے پیاری
جو مانس اس ارتھ کو کھولے   کتّے کی وہ.بولی.بولے

ارہر

گوری سُندر پاتلی کیسر کالے رنگ
گیارہ دیور چھوڑ کر چلی جیٹھ کے سنگ
مراد مہینے ۔ نام ماہ ۱۲

اِزار

ایک نار جا کے مکھ سات   سو ہم دیکھی ٹانگن جات
آدھا مانس ننگے رہے   آنکھوں دیکھی خسرو کہے

انار (آتش بازی)

آگ لگے پھولے پھلے سینچت جاوے سوکھ
میں توئے پوچھوں اے سکھی پھول کے بھیتر روکھ

ایضاً

رات سمے ایک سوہا آیا   پھولوں پاتوں سب کو بھایا
آگ دیئے وہ ہوئے روکھ   پانی دیئے وہ جاوے سوکھ

اولا

اُجل ایت موہی برنی   پائی کنت دیئے موئے دھرنی
جہاں دھری تھی واں نہیں پائی   ہاٹ بازار سب ہی ڈھونڈ آئی
لے سکھی اب کیجئے کیا   پی مانگے تو دیجئے کیا

ایضاً

دیکھ سکھی پی کی چترائی   ہاتھ لگاوت چوری آئی

اینٹ

جل سے گاڑھو تھل دھرو جل دیکھے کمھلائے
لاؤ بندر پھونک دیں جو امر بیل ہو جائے

بانسری

بانس بریلی سے ایک ناری   آئی اپنی بند کٹاری
پی کچھ اُس کے کان میں پھونکی   بولی وہ سُن پی کے مُنہ کی
آہ پیا یہ کیسی کینی   آگ برہ کی بھڑکا دینی

بتّی چراغ

ایک راجہ کی انوکھی رانی   نیچے سے وہ پیوے پانی

ایضاً

ایک نار نے اچرج کیا   سانپ مار پنجرے میں دیا
جوں جوں سانپ تال کو کھائے   تال سوکھ سانپ مرجائے

بجلی

ہے وہ ناری سُندر نار   نار نہیں پر وہ ہے نار
دُور سے سب کو چھب دکھلاوے   ہاتھ کسی کے کبھو نہ آوے

بچھّو

آگے سے وہ گانٹھ گٹھیلا   پیچھے سے وہ ٹیڑھا
ہاتھ لگائے قندرا کا   بُوجھ پہیلا میرا

بدلی

بھانت بھانت کی دیکھی ناری   نیر بھری ہیں گوری کاری

اوپر بسیں اور جگ کو دھاویں   رچھا کریں جب نیر بہاویں

ایضاً

ایک نار نورنگی چنگی وہ نار کہاوے
بھانت بھانت کے کپڑے پہنے لوگوں کو ترساوے

برچھی

ایک اچنبا دیکھو چل   سوکھی لکڑی لاگے پھل
جو کوئی اس پھل کو کھائے   پیڑ چھوڑ کہیں اور نہ جائے

بگلا

اُجل برن آدھین تن ایک چت دو دھیان
دیکھت ہیں تو سادھ ہیں پر نپٹ پاپ کی کھان

بندوق

ایک نار وہ اوکُھد کہائے   جس پر تھوکے وہ مر جائے
اُس کا پیا اُسے چھاتی لائے   اندھا نہیں تو کانا ہو جائے

بُھٹّا (مکّا)

ایک ترور کا پھل ہے تر پہلے ناری پیچھے نر
وا پھل کی یہ دیکھو چال باہر کھال اور بھیتر بال

ایضاً

آگے آگے بہنا آئی اور پیچھے پیچھے بھیا دانت نکالے باوا آئے برقعہ اوڑھے میا

ایضاً

سر پر جٹا گلے میں جھولی کسی گرو کا چیلہ ہے
بھر بھر جھولی گھر کو دھاویں اس کا نام بہیلا ہے

بھڑ کا چھتّا

ایک گاؤں صد ہا کنوئے، کنوئے کنوئے پنہار
مورکھ تو جانے نہیں چترا کرے بچار

بھونرا

سیام برن پیتامبر کاندھے مرلی دھرنی ہوئے
بن مرلی وہ ناد کرت ہے برلا بوجھے کوئے

بئے کا گھونسلا

اچرج بنگلا ایک بنایا   اوپر نیو تلے گھر چھایا
بانس نہ بلّی بندھن گھنے   کہو خسرو گھر کیسے بنے

بیر بہوٹی

ایک نار کرتار بنائی   نا وہ کواری نا وہ بیاہی
سوہا رنگ ہی وا کو رہے   بھابی بھابی ہر کوئی کہے

ایضاً

ایک نار کرتار بنائی   سوہا جوڑا پہن کے آئی
ہاتھ لگائے وہ شرمائے   یا ناری کو چتر بتائے

پان

ایک گُنی نے یہ گُن کینا   ہریل پنجرے میں دے دینا
دیکھو جادوگر کا حال   ڈالے ہرا نکالے لال

ایضاً

ہر روپ ہے نج وہ بات   مکھ میں ٹی ھرے دکھائے جات
تین بستوں سے ادھک پیار   جانب ہیں سب سے نرنار
ہر ایک سبھا کا رکھے مان   چترائی کی تا تھ پہچان

پرچھائیں

عجب طرح کی ہے اک نار   واکا میں کیا کروں بچار
دن وہ رہے پی کے سنگ   لاگ رہی نس واکے انگ

بڈھا ایا

ایک بڈھا اور نو لکھ ناری   سیج چڑھیں وہ تریاں ساری
جلے بڈھا دیکھے سنسار   ان تریوں کا یہی سنگھار

ایضاً

ایک بڈھا سا ہنر نار   جلے بڈھا دیکھے سنسار
بہت جلے اور ہوئے راکھ   تب ان تریوں کی ہووے ساکھ

پسینہ

دھوپوں سے وہ پیدا ہووے چھاؤں دیکھ مُرجھائے
اے ری سکھی میں تجھ سے پوچھوں ہوا لگے مرجاوے

پلنگڑی

سونے کی ایک نار کہائے   بنا کسوٹی بان دکھائے

پنجرہ

چام ماس واکے نہیں نیک   ہاڑ ہاڑ میں واکے چھیک
موہے اچنبھو آوت ایسے   وا میں جیو بست ہے کیسے

پھوٹ

کھیت میں اُپجے سب کوئی کھائے   گھر میں ہووے گھر کھا جائے

تلوار

ایک نار کوئے میں رہے   واکا نیر کھیت میں بہے
جو کوئی واکے نیر کو چاکھے   پھر جیون کی آس نہ راکھے

ڈولی

ایک نار دو سینگوں سے   نت اُٹھ کھیلے دھینگوں سے
جس کے دوار جا اڑے   بے مانس لیے نہیں ٹلے

جاڑا

اِک کنّیا نے بالک جایا   وا بالک نے جگت ستایا
مارا مرے نہ کاٹا جائے   وا بالک کو ناری کھائے

جال

تانا بانا جل گیا جلا نہیں اک تاگا
گھر کا چور پکڑا گیا گھر موری میں سے بھاگا

ایضاً

بِن سر کا نکلا چوری کو بِن تھن کی پکڑی جائے
دوڑیو بن پاؤں کے بن سر کا لیے جائے

ایضاً

کیا کروں بن پاؤں کی تجھے لے گیا بن سر کا
کیا کروں لنبی دم کی تجھے کھا گیا بن چونچ کا لڑکا

جامن
ضامن ۱۲

دودھ میں دیا دہی میں لیا

جامن
پھل ۱۲

کاجل کی کجلوٹی اودھے کا سنگار   ہری ڈالی پہ مینا بیٹھی ہے کوئی بوجھن ہار

جھولا

ڈالا تھا سب کے من بھایا   ٹانگ اٹھا کر کھیل بنایا
کمر پکڑ کے دیا ڈھکیل   جب ہوا وہ پورا کھیل

چرخا

ایک پرکھ بہت گن بھرا   لیٹا جاگے سوئے کھڑا
الٹا ہو کر ڈالے بیل   یہ دیکھو کرتا رے کھیل

چکی

ایک ناری کے دو بالک دونوں ایک ہی رنگ
ایک پھرے ایک ٹھاڑا رہے پھر بھی دونوں سنگ

چلم

نئی کی ڈھیلی پرانی کی تنگ   بوجھو تو بوجھو نہیں چلو میرے سنگ

چلمن

چالیس من کی نار رکھائے سوکھی جیسے تیلی
کہن کو پردے کی بی بی ہے پر ہے وہ رنگیلی

چنا

ملا رہے تو نر رہے الگ ہوئے تو نار
سونے کا سا رنگ ہے کوئی چتر کرے بچار

چوڑیاں

چٹاخ پٹاخ کب سے   ہاتھ پکڑا جب سے

آہ اُڑی کب سے   آدھا گیا جب سے
چپ چاپ کب سے   سارا گیا جب سے

چوسر

تینوں تیرے ہاتھ میں ہیں پھر دل تیری گھات میں
میں ہر پھر ماروں تیری تو بوجھ پہیلی میری

ایضاً

چاروں وسا کی سولہ رانی   تین پُرکھ کے ہاتھ بکانی
مرنا جینا اُن کے ہاتھ   کبھی نہ سوویں وہ ایک ساتھ

چونری

بالوں باندھی ایک چھنال   نت وہ رہوے کھووے بال
پی کو چھوڑ نفر سے راتی   جیترا ہو سو جیتے بازی

چھوچ

بال نوچے کپڑے پھٹے موتی لیے اُتار

یہ بتا کیسی بنی جو ننگی کر دئی نار

چھتری

ایک روکھ میں اچرج دیکھا ڈال گھنی دکھلاوے
ایک ہے پتہ واکے اوپر ماتھ پچھوڑے کھلاوے
سُندر واکی چھاؤں ہے اور سُندر واکو روپ
کھلا رہے اور نا کھلاوے جوں جوں لاگے دھوپ

ایضاً

گول گات اور سندر مورت کالا منہ تسپر خوبصورت
اُس کو جو ہو محرم بوجھے سینا دیکھ بھرو نا سوجھے

حُقّہ

اگن کنڈ میں گھر کیا اور جل میں کیا نکاس
بڑے بڑے آوت ہے اپنے پیا کے پاس

حمّام

سکھ کے کارج بنا اِک مندر   پَوَن نہ جاوے واکے اندر
اِس مندر کی ریت دِوانی   بجھا دیں آگ اور اُوڑھیں پانی

دانت کی مسّی

سوئی چڑھ مسکت کرے سیام برن اک نار
دو سے دس سے بیس سے ملے ایک ہی بار

ایضاً

سیام برن ایک نار کہائے   تانبا اپنا نام دھراوے
جو کوئی واکو مکھ پہ لائے   رتی سے سیر کھا جائے

دھوپ

نر سے پیدا ہووے نار   ہر کوئی اُس سے رکھے پیار
ایک زمانہ اُس کو کھائے   خسرو پیٹ میں وہ نہ جائے

دیاسلائی

پی کے نام سے بکت ہے کامن گوری گات
ایک پیر دو پیر ستی بھئی پیا نہ پوچھے بات

ڈولی

ایک پہیلی تین کا گھٹا جس میں ایک سُندر رہے
اے سکھی میں تجھ سے پوچھوں دو باہر ایک اندر رہے

ڈھال

شیام برن اور سوہنی پھولن چھائی پیٹھ
سب سورن کے گلے پڑت ہو ایسی سنگی ڈھیٹھ

روپیہ

لوہے کے چنے دانت تلے پاتے ہیں اُس کو
کھایا وہ نہیں جاتا ہے پر کھاتے ہیں اُس کو

ایضاً

دانائی سے دانت اُس پہ لگاتا نہیں کوئی
سب اُس کو بھناتے ہیں پر کھاتا نہیں کوئی

ایضاً

چندر بدن زخمی تن پاؤں بنا وہ چلتا ہے
امیر خسرو یوں کہیں وہ ہولے ہولے چلتا ہے

ترئی

اِک راجہ نے محل بنایا اِک تھم پہ وا نے بنگلا چھایا
بھور بھئی جب باجی بم نیچے بنگلہ اوپر تھم

شکر قند

موٹا پتلا سب کو بھاوے دو میٹھوں کا نام دھراوے

شمع

اِک ناری کے سر پر نار پی کی لگن میں کھڑی لاچار

سیس ڈُھنے اور چلے نہ زور   رو رو کر وہ کرے ہے بھور

ایضاً

جب کاٹو جب وَڈھے بن کاٹے کمھلائے
ایسی ادبھت نار کا انت نہ پایا جائے

فوّارہ

ایک پرکھ کا اچرج لیکھا   موتی پھلتی آنکھوں دیکھا
جہاں سے اُپجے وہیں سمائے   جو پھل گرے سو جل جل جائے

ایضاً

جَل سے ترور اوپجا ایک   پات نہیں پر ڈال انیک
اس ترور سیتل کی چھایا   نیچے ایک بیٹھن نہیں پایا

قفل

بات کی بات ٹھٹولی کی ٹھٹولی
مرد کی گانٹھ عورت نے کھولی

قینچی

بھیتر چلمن باہر چلمن بیچ کلیجا دھڑکے
امیر خسرو یوں کہیں وہ دو دو انگل سرکے

کاجل

آدھے کٹے سے سب کو پالے   مُدھ کٹے سے سب کو مارے
انت کٹے سے سب کو میٹھا   خسرو واکو آنکھوں دیکھا

ایضاً

جل میں اُپجے جل میں رہے   آنکھوں دیکھا خسرو کہے

ایضاً

آدھا ٹکا سارا پانی   جو بوجھے سو بڑا گیانی

کتاب

ایک نار چاتر کہلاوے   مورکھ کو نا پاس بُلاوے
چاتر مرد جو ہاتھ لگاوے   کھول ستر وہ آپ کھاوے

کمہار

گیلی پر کھیتی کرے اور پیڑ میں دے دے آگ
راس ڈھوئے گھر میں رکھے وہاں ڈہ جائے راکھ

ایضاً

ماٹی روندوں چاک دھروں پھیروں بارم بار
چاتر ہو تو جان لے میری جات گنوار

ایضاً

ایک پُرکھ نے ایسی کری   کھونٹی اوپر کھیتی کری
کھیتی باڑی دینی جلائے   وا کے اوپر بیٹھا کھائے

کمہار کا چاک

چار اُنگل کا پیڑ سوا من کا پتّا   پھل لگے الگ الگ پکجائے اکٹھّا

ایضاً

انگوٹھے سی جڑ چوڑا پات   چھوٹے بڑے پھل ایک ہی ساتھ

کمہار کا ڈورا

پانی میں نس دن رہے جائے ہاڑ نہ ماس
کام کرے تلوار کا پھر پانی میں باس

ایضاً

ایک جناور جل میں رہے اور من میں واکے کھینچ
اُچھل وار کھانڈا کرے جل کا جل کے بیچ

کنٹھا

گانٹھ گٹھیلا رنگ رنگیلا ایک پُرکھ ہم دیکھا
مرد اِستری اُس کو رکھیں اُس کا کیا کہوں لیکھا

کنکوا

ایک کہانی میں کہوں تو سُن لے میرے پوت
بنا پروں وہ اُڑ گیا باندھ گلے میں سوت

کنواں

ناری کاٹ کے نر کیا سب سے رہے اکیلا
چلو سکھی واں چل کے دیکھیں نر کاری کا میلا

گولر کا بُھنگا

امبر چڑھے نہ بھوں گرے دھرتی دھرے نہ پاؤں
چاند سورج کی اوجھل لیے واکا کیا ناؤں

گھڑی و گھنٹہ

ایک نار پانی پر ترے اُس کا پرکھ لٹکا مرے
جوں جوں خندی غوطہ کھائے دوں دوں بھڑوا مارا جائے

لال

اندھا بہرا گونگا بولے گونگا آپ کہاوے
دیکھ سفیدی ہوت انگارا گونگے سے بھڑ جاوے

بانس کا مندر واکا باشا باشے کا وہ کھاجا
ایک شکاری پرند
سنگ ملے تو سر پر رکھیں واکو رانی راجا

سی سی کر کے نام بتایا تا میں بیٹھا ایک
اُلٹا سیدھا ہر پھر دیکھو وہی ایک کا ایک
بھید پہیلی میں کہی تو سن لے میرے لال
عربی، ہندی، فارسی تینوں کرو خیال

مذاق کی مُٹھیا

اکڑوں بیٹھ کے مارن لاگا بیچ کلیجہ دھڑکے
امیر خسرو یوں کہیں وہ دو دو انگل سرکے

مور

ایک جانور رنگ رنگیلا بن مارے وہ رووے
اس کی ماں پہ تین طلاقیں جو بنا بتائے سووے

مونڈھا

سر پر جالی پیٹ سے خالی   پسلی دیکھ ایک ایک نرالی

ناؤ

بانس کاٹے ٹھائیں ٹھائیں ندّی کو گنگوائے
کنول کا سا پھول جیسے اُنگل اُنگل جائے

ایضاً

اوپر سے وہ سوکھی ساکھی نیچے سے نہائی
ایک اُتری اور ایک چڑھی اور ایک نے ٹانگ اُٹھائی
موٹا ڈنڈا اکھانے لاگی یہ دیکھو چترائی
امیر خسرو یوں کہیں تم ارتھ دیو بتائی

نائی

میٹھی میٹھی بات بناوے ایسا پُرکھ وہ کس کو بھاوے
بوڑھا بالا جو کوئی آئے اُس کے آگے سیس نوائے

نتھ

ناری میں ناری بسے ناری میں نر دوئے
دونر میں ناری بسے . بوجھے . برلا کوئے

نگینہ

ایک نار دکھن سے آئی ہے وہ نر اور نار کہائی
کالا منہ کر جگ دکھلائے ہوے ہرے جب واکو یادوے

ایضاً

لال رنگ وہ چپٹا چپٹا منہ کو کر کے کالا
تھوک لگا کر داب دیا جب خصم کا نام نکالا

کہہ مکریاں

آم

برسا برس وہ دیس میں آوے   مُنہ سے منہ لگا رس پیاوے
وا خاطر میں خرچے دام   اے سکھی ساجن نا سکھی آم

انجن

سوبھا سدا بڑھاون ہارا   آنکھیں تے چھن ہوت نیارا
آکے پھر میرے من کو رنجن   اے سکھی ساجن نا سکھی انجن

انگیا

کس کے چھاتی پکڑے رہے   منہ سے بولے نہ بات کہے
ایسا ہے کامن کا رنگیا   اے سکھی ساجن نا سکھی انگیا

بال

بن میں رہیں وہ ترچھے کھڑے   دیکھ سکھی میرے پیچھے پڑے

اُن بن میرا کون جوال   اے سکھی ساجن نا سکھی بال

بخار

میں پڑی تھی اچانک چڑھ آیو   جب اُترو تو پسینہ آیو
سہم گئی مکھ سے نکسی نہ پکار   اے سکھی ساجن نا سکھی بخار

بندر

آنکھ چلاوے بھوں مٹکاوے   ناچ کود کے کھیل کھلاوے
من میں آوے لے جاؤں اندر   اے سکھی ساجن نا سکھی بندر

ایضاً

اُچھل کود کے وہ جو آیا   دھر اُدھر کا سب ہی کچھ کھایا
دوڑ جھپٹ جا بیٹھا اندر   اے سکھی ساجن نا سکھی بندر

ایضاً

چھوٹا موٹا ادھک سوہانا   جو دیکھے سو ہووے دیوانہ
کبھی وہ باہر کبھی وہ اندر   اے سکھی ساجن نا سکھی بندر

بھنگ

تیج رنگ مہدی پر دھاوے کر چھوت نین چڑھ آوے
بیٹھت اُٹھت مروڑت انگ اے سکھی ساجن نا سکھی بھنگ

ایضاً

ہرا رنگ موہے لاگت نیکو وا بن جگ لاگت ہے پھیکو
اُترت چڑھت مروڑت انگ اے سکھی ساجن نا سکھی بھنگ

ایضاً

واکو رگڑا نیکو لاگے چڑھے جوبن پہ مجا دکھاوے
اُترت مُنہ کا پھیکا رنگ اے سکھی ساجن نا سکھی بھنگ

پان

نت میری کھاتر بجار سے آوے کرے سنگار تب چبایاوے
من بگڑی ندی راکھت پان اے سکھی ساجن نا سکھی پان

ایضاً

بن ٹھن کے سنگار کرے دھر منہ پر منہ پیار کرے
پیار سے موپے دیت ہے جان اے سکھی ساجن نا سکھی پان

پانی

وا بن موکو چین نہ آوے وہ میری تس آن بجھاوے
ہے وہ سب گن بارہ بانی اے سکھی ساجن نا سکھی پانی

پنکھا

آپ ہلے اور موہے ہلاوے واکا ہلنا مورے من بھاوے
ہل ہل کے وہ ہوا نسنکھا اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا

ایضاً

چھٹی چھپائے مورے گھر آوے آپ ہلے اور موئے ہلاوے
نام لیت موے آوت سنکھا اے سکھی ساجن نا سکھی پنکھا

پون

رات دِنا جا کو ہے گون کھلی دوارا آوے بھون
واکا ہر اک بتا دے کون اے سکھی ساجن نا سکھی پون

پیسا

ہاٹ چلت موہے بڑا جو پایا کھوٹا کھرا میں نا پرکھایا
نا جانوں وہ ہے گا کیسا اے سکھی ساجن نا سکھی پیسا

تارا

رات سمے وہ میرے آوے بھور بھئے وہ گھر اُٹھ جاوے
یہ اچرج ہے سب سے نیارا اے سکھی ساجن نا سکھی تارا

تپ

وہ بھر جو رہیں دکھلائے مکھت پہ میری چھاتی چڑھ آوے
چھوٹ گیو سب بوجا جب اے سکھی ساجن نا سکھی تپ

توتا

گھر آویں مکھ پھیر دھریں   دیں دھائی من کو ھریں
کبھو کرت ہیں میٹھے بین   کبھو کرت ہیں روکھے نین
ایسا جگ میں کوؤ ہوتا   اے سکھی ساجن نا سکھی توتا

ایضاً

سبج رنگ اور مکھ پر لالی   اُس پیتم گل کنٹھی کالی
بھاؤ سُبھاؤ جنگل میں ہوتا   اے سکھی ساجن نا سکھی توتا

ایضاً

اتی سرنگ ہے رنگ رنگیلو   اور گنونت بہت چٹکیلو
رام بھجن بن کبھو نہ سوتا   اے سکھی ساجن نا سکھی توتا

تیل

لونڈی بھیج اُسے بلوایا   ننگی ہو کر ہیں لگوایا
ہم سے اُس سے ہو گیا میل   اے سکھی ساجن نا سکھی تیل

ٹیسو

سُرخ سفید ہے واکا رنگ   سانجھ بھری میں واکے سنگ
گلے میں کنٹھا سیاہ تھے گیسو   اے سکھی ساجن نا سکھی ٹیسو

جاڑا

جور بھرو ہے جوانی دکھاوت   ہمک ہمک مو پہ چڑھو ہی آوت
پیٹ میں پاؤں دیدے مارا   اے سکھی ساجن نا سکھی جاڑا

ایضاً

لپٹ لپٹ کے واکے سوئی   چھاتی سے پاؤں لگا کے روئی
دانت سے دانت بجے تو تاڑا   اے سکھی ساجن نا سکھی جاڑا

جنجرا

زکام ۱۲

ٹپ ٹپ چوست تن کو رس   وا سے ناہیں میرا بس
لٹ لٹ کے میں ہو گئی پنجرا   اے سکھی ساجن نا سکھی جنجرا

جوتا

ننگے پاؤں پھرن نہیں دیت   پاؤں سے مٹی لگن نہیں دیت
پاؤں کا چوما لیت پنوتا   اے سکھی ساجن نا سکھی جوتا

جوگی

دوارے موٹے الکھ جگاوے   بھبوت برہ کے انگ لگاوے
سینگی پھونکت پھرے بیوگی   اے سکھی ساجن نا سکھی جوگی

چاند

اونچی اٹاری پلنگ بچھایو   میں سوئی میرے سر پر آیو
کھل گئی انکھیاں بھئی انند   اے سکھی ساجن نا سکھی چند

ایضاً

نت میرے گھر وہ آوت ہے   رات گئے پھر جاوت ہے
ماوس پھنس جات کاہو گوری کے پھندا   اے سکھی ساجن نا سکھی چندا

چور

آدھی رات گئے آیو وہی مارو سب ابھرن حرے تن کو اُتارو
اتنی میں سکھی ہو گئی بھور اے سکھی ساجن نا سکھی چور

چوڑا

موکو تو ہاتھی کا بھاوے گھٹی بڑھی پہ موسے نہ سہاوے
ڈھونڈ ڈھانڈ کے لائی پورا کیوں سکھی ساجن نا سکھی چوڑا

ایضاً

انگوں موری لپٹا رہے رنگ روپ کا سب رس پئے
میں بھر جنم نہ واکو چھوڑا اے سکھی ساجن نہ سکھی چوڑا

چوسر

سولہ مُہریاں سیج پہ لاوے ہڈّی سے ہڈّی وہ کھڑکاوے
کھیلت ہے کھیل باجی بدکر اے سکھی ساجن نا سکھی چوسر

حُقّہ

نہائے دھوئے سیج میری آیو　　لے چوما مُنھ سے مُنھ لگایو
ہوئی اتنی بات پہ تھکم تھکا　　اے سکھی ساجن نا سکھی حُکّا

ایضاً

آپ جلے اور موے جلاوے　　بی بی کر مورا منھ بھر آوے
ایک میں اب ماروں گی مُکّا　　اے سکھی ساجن نا سکھی حُکّا

ایضاً

بڑو سیانو دم دے جائے　　مُنھ کی مری مٹّھی لے جائے
ہردم باجی پہ تھکم تھکا　　اے سکھی ساجن نا سکھی حُکّا
دم بازی

دیا

رین پڑی جب گھر میں آوے　　وا کا آنا موکو بھاوے
کر پردہ میں گھر میں لیا　　اے سکھی ساجن نا سکھی دیا

ایضاً

ایک سجن وہ گہرا پیارا جاسے گھر میرا اجیارا
بھور بھئی تب بدا ایں کیا اے سکھی ساجن نا سکھی دیا

ایضاً

ساری رین موے سنگ ہی جاگا بھور بھئی تب بچھڑن لاگا
واکے بچھڑت پھاٹے ہیا اے سکھی ساجن نا سکھی دیا

ڈھول

وہ آئے تب شادی ہوئے اُس بن دوجا اور نہ کوئے
میٹھے لاگیں واکے بول اے سکھی ساجن نا سکھی ڈھول

راگ

ایک سجن میرے من کو بھائے جاسے مجلس کھری سہائے
سوت سُنوں اُٹھ دوڑوں جاگ اے سکھی ساجن نا سکھی راگ

رام (خدا)

بکھت ہے بکھت موے واکی آس   رات دنا وہ رہوت پاس
میرے من کو کرت سب کام   اے سکھی ساجن نا سکھی رام

ایضاً

تن من دھن کا ہے وہ مالک   وانے دیا مرے گود میں بالک
وا سے نکست جی کو کام   اے سکھی ساجن نا سکھی رام

روکھ (درخت)

دوارے مورے کھڑا رہے   دھوپ چھاون سب سر پہ سہے
جب دیکھوں موری جائے بھوک   اے سکھی ساجن نا سکھی روکھ

رومال

میرا منھ پونچھے موکو پیار کرے   گرمی لگے تو بیار کرے
ایسا چاہت سن یہ حال   اے سکھی ساجن نا سکھی رُمال

سُپنا (خواب)

سیج پڑی مری آنکھیں آیا   ڈال سیج مجھے مجا دکھایا
کس سے کہوں مجا میں اپنا   اے سکھی ساجن نا سکھی سُپنا

سُنار

اُکڑوں بیٹھ کے ہانپت ہے   سو سو چکر شے کے گھُماوت ہے
تب واکے من کی کیا دیت بہا   اے سکھی ساجن نا سکھی سُنار

سونا

اُت سُندر جگ چاہے جاکو   میں بھی دیکھ بھلانی واکو
دیکھت روپ بھایا جو ٹونا   اے سکھی ساجن نا سکھی سونا

شیشہ

میرو موسے سنگار کراوت ہے   آگے بیٹھ مرا مان بڑھاوت ہے
واسے چکنا چکنا موکو دیسا   اے سکھی ساجن نا سکھی سیسا

کانٹا

باٹ چلت مورا اچرا گہے　　میری سُنے نہ اپنی کہے
نا کچھ موسوں جھگڑا جھانٹا　　اے سکھی ساجن نا سکھی کانٹا

کتّا

دُر دُر کروں تو دوڑا آئے　　کھن انگن کھن باہر جائے
دہیل چھوڑ کہیں نہیں سُتّا　　کیوں سکھی ساجن نا سکھی کتّا

ایضاً

ٹٹّی توڑ گھر میں آیا　　ارتن برتن سب سرکایا
کھا گیا پی گیا دے گیا تتّا　　اے سکھی ساجن نا سکھی کتّا

کنگھی

واکی مو کو نیک نہ لاج　　میرے سب وہ کرت ہے کاج
موڑ سے مو کو دیکھت ننگی　　اے سکھی ساجن نا سکھی کنگھی

کیلا

آٹھ اُنگل کا ہے وہ اصلی   اُس کے ہڈی نہ اُس کے پسلی
لٹ دھاری گرو کا چیلا   اے سکھی ساجن نا سکھی کیلا

گانڈا (گنّا)

دیکھن وہ گانٹھ گٹھیلا   چاکھن میں وہ ادھک رسیلا
مکھ چوموں تو رس کا بھانڈا   اے سکھی ساجن نا سکھی گانڈا

گرمی

بیساکھ میں میری ڈھک آوت ہے   موکو ننگو سیج پہ ڈارت ہے
نہ سوئے نہ سون دیت ادھمی   اے سکھی ساجن نا سکھی گرمی

گگری

چڑھ چھاتی پہ موکو لجاوت ہے   دھوئے ہاتھ موپہ چڑھ آوت ہے
موکو سرم لگت دیکھت سب نگری   اے سکھی ساجن نا سکھی گگری

گھوڑا

دھمک چڑھے سُدھ بُدھ بسراوے   دابت جانگ بہت سُکھ پاوے
ات بلونت دنن کا تھوڑا   اے سکھی ساجن نا سکھی گھوڑا

لڑکا

ہمک ہمک پکڑے مری چھاتی   ہنس ہنس میں واکو کھیل کھلاتی
چونک پڑی جو پایو کھڑکا   اے سکھی ساجن نا سکھی لڑکا

ایضاً

ہنس ہنس میری آنگت کرے   میری چھاتی پکڑ خوشی من کرے
کبھی نہ واکو میں نے جھڑکا   اے سکھی ساجن نا سکھی لڑکا

لوٹا

جب مانگو جب جل بھر لاوے   مرے من کی سب بپت بجھاوے
من کا بھاری تن کا چھوٹا   اے سکھی ساجن نا سکھی لوٹا

لہنگا

دونوں اٹھا ٹانگن بیچ ڈالا   ناپ تول میں دیکھا بھالا
مول تول میں ہے گا مہنگا   اے سکھی ساجن نا سکھی لہنگا

مچھّر

جب مورے مندر ماں آوے   سوتے مجکو آن جگاوے
پڑہت پھرت وہ برہ کی اچھّر   اے سکھی ساجن نا سکھی مچھّر

مکھّی

بیر بیر سوت سے جگا دے   نا جاگوں تو کاٹے کھا دے
بیاکل ہوئی میں ہکّی بکّی   اے سکھی ساجن نا سکھی مکھّی

موتی

دیکھت کی دو گھڑی اجیاری   سب سنگر سی آتی ہیں پیاری
سگری رین میں سنگ لے سوتی   اے سکھی ساجن نا سکھی موتی

مور

نیلا کنٹھ پہپ کر ہرا سیس مکٹ وہ ناچے کھڑا
دیکھ گھٹا وہ الاپے چور اے سکھی ساجن نا سکھی مور

مینا

آٹھ پہر میرے ڈھگ رہے میٹھی پیاری باتیں کرے
سیام برن اور راتی نینا اے سکھی ساجن نا سکھی مینا

مینہ

اُمنڈ گھمنڈ کر وہ جو آیا اندر میں نے پلنگ بچھایا
میرا اوا کا لاگا نیہ اے سکھی ساجن نا سکھی مینہ

نتھ

مکھ میرا چومت دن رات ہونٹن لگت کہت نہ بات
جا سے میری جگت میں پت اے سکھی ساجن نا سکھی نتھ

نُوْن

سرب سلونا سب گن نیکا وا بن سب جگ لاگے پھیکا
واکے سر پہ ہوے کون اے سکھی ساجن، نا سکھی نُوْن

ہاتھی

ہالت جھومت نیکو لاگے اپنے اوپر موے چڑھاوے
میں، وا کی وہ میرا ساتھی اے سکھی ساجن، نا سکھی ہاتھی

ایضاً

ایک تو ہے وہ دیہ کا کارو چھوٹے نین صدا متوارو
وہ پیو میری سیج کا ساتھی اے سکھی ساجن، نا سکھی ہاتھی

ہار

سگری رین چھتین پر راکھا رنگ روپ سب واکا چاکھا
بھور بھئی جب دیا اُتار اے سکھی ساجن، نا سکھی ہار

(مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ)

قایم شدہ ۱۹۰۰ء **ہماری مفید ترین مطبوعات** قایم شدہ ۱۹۰۰ء

سفرنامہ مصر و روم و شام علامہ شبلی عہ ر	مثنوی صبح امید علامہ شبلی ۶ر	اسلامی حکومتوں اور ان کا اثر ہندوستان پر، علامہ شبلی ۵ر	بیوہ کی مناجات علامہ حالی ۴ر
دیوان حالی علامہ حالی عہ ر	مقدمہ شعر و شاعری علامہ حالی عہ ر	چہار گلزار حالی علامہ حالی ۴ر	شکوہ ہند علامہ حالی ۶ر
مسدس ننگ خدمت علامہ حالی ۳ر	مناظرہ رحم و انصاف علامہ حالی ۲ر	حب وطن علامہ حالی ۲ر	عرض حال بدرگاہ رسالتمآب علامہ حالی ۲ر
چھوٹ اور ایکے کا مناظرہ علامہ حالی ۲ر	قاسم و زہرہ (ڈرامہ) احمد علی شوق قدوائی ۱۲ر	انتخاب نقیب ملا بودھاموی ۸ر	خطاب ملا بودھاموی ۶ر
زود پشیماں (ڈرامہ) عبدالماجد دریابادی عہ ر	فلسفہ کی تعلیم عبدالماجد دریابادی ۴ر	فریاد امت علامہ اقبال ۵ر	تصویر درد علامہ اقبال ۴ر

ملنے کا پتہ الناظر بک ایجنسی لکھنؤ (ہندوستان)

★ ہمارے مطبوعات

- زندگی کی جستجوئے لطافت، دماغ کے صحیح نشو و نما اور معاشرت کی سچی بہی خواہی کے مقصد کے علمبردار ہوتے ہیں۔
- افادیت کے جملہ عناصر کے آئینہ دار ہیں۔
- پُرمغز مضامین کے حامل ہوتے ہیں۔
- دنیائے ادب میں ہمیشہ بلند مقام حاصل کرتے ہیں۔
- صحت کتابت، بختی طباعت اور عمدہ کاغذ کیلئے مشہور ہیں

★ الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

- سنہ ۱۹۰۸ء سے برابر اردو ادب کی خدمت کر رہی ہے
- مفید اور مستند کتابیں شائع کرتی ہے۔
- ہمارا ادارہ اس بات کیلئے مشہور و معروف ہے کہ ہندستان اور پاکستان کی اکثر و بیشتر کتابیں اپنے خریداروں کو مہیا کرتا ہے۔
- انتخاب کتب میں ہماری فہرستیں لائبریریوں کی اور جملہ صاحب ذوق حضرات کی ہمیشہ معاون ہوتی ہیں آپ اپنی ضرورت کی ہر کتاب کے لئے ہمیں یاد فرمائیے اور ہماری فہرستیں مفت طلب کرتے رہیئے۔